ائمۃ التکفیر والمکذبین کو مباہلہ کا چیلنج

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ رجون ۱۹۸۸ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کریمہ تلاوت کی:

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

(آل عمران: ۶۲)

پھر فرمایا:

گزشتہ دو خطبات میں میں یہ مضمون بیان کر رہا ہوں کہ گزشتہ چند سالوں میں جماعت احمدیہ کے معاندین اور مخالفین اور مکذبین نے خصوصاً علماء کے اُس گروہ نے جو ائمۃ التکفیر کہلانے کے مستحق ہیں ظلم اور افتراء اور تکذیب اور استہزا اور تخفیف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تذلیل کرنے کی کوشش میں تمام حدیں توڑ دیں ہیں اور انسانی تصور میں جتنی بھی حدیں ممکن ہیں شرافت اور نجابت کی اُن سب سے تجاوز کر گئے ہیں اور مسلسل پاکستان میں ہر روز کوئی نہ کوئی جھوٹ اور افتراء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت پر گھڑا جاتا ہے اور علی الاعلان کھلے بندوں اُس کذب اور افترا کا کثرت کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے اور تشہیر کی جاتی ہے کوئی ان کو روکنے والا بظاہر نہیں۔ ان شریروں کی مدد پر حکومت بھی کھڑی ہے اور دوسرے صاحب استطاعت اور صاحب اقتدار لوگ بھی ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ عوام الناس کی اکثریت شریف ہے مگر شرافت کی

زبان گونگی اور کمزور ہے اوران کو جرأت اور حوصلہ نہیں کہ اس کذب وافتراء اور تعدی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرسکیں کجا یہ کہ سینہ سپر ہوکر اس کی راہ روک دیں۔

یہ معاملہ اب اس قدر حد سے تجاوز کر چکا ہے اوراس طرح جماعت احمدیہ کے سینے چھلنی ہیں اوراس طرح ان کی روحیں اس کذب وافتراء کی تعفن سے بیزار ہیں اور متلا رہی ہیں اوراس طرح اپنی بے بسی پر وہ خدا کے حضور گریہ کناں ہیں اور کوئی دنیا کے لحاظ سے ان کی پیش نہیں جاتی ان کے دلوں کی آواز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مصرعہ کی مصداق ہے کہ

؎ حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

پس اب ظلم کی اس انتہا کے بعد باوجود اس کے کہ بار بار اس قوم کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی۔ **اب میں مجبور ہو گیا ہوں کہ مکفرین اور مکذبین اوران کے سربراہوں اوران کے ائمہ کوقرآن کریم کے الفاظ میں مباہلہ کا چیلنج دوں یا کہنا چاہئے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حق وصداقت میں امتیاز پیدا کرنے کی خاطر مباہلہ کا چیلنج دوں۔**

جیسا کہ جماعت احمدیہ اس بات سے خوب واقف ہے کہ ہم ہرگز اپنے دشمنوں کی بدی بھی نہیں چاہتے اوران کا دکھ بھی ہم جانتے ہیں کہ بالآخر ہمیں ہی تکلیف دیتا ہے۔ اس لئے میں نے مختلف رنگ میں ان لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی اوران کی شرارتوں سے ان کو باز رکھنے کے لئے نصیحت سے کام لیا لیکن افسوس کہ یہ آواز بہرے کانوں پر پڑی اور فسق وفجور اور ظلم کی راہوں سے پیچھے ہٹنے کی بجائے ان میں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جرأت اور بے باکی میں پہلے سے زیادہ بڑھ گئے۔ میں نے گزشتہ وقتوں میں جو مختلف رنگ میں نصیحت کی کوشش کی وہ ایک لمبا مضمون ہے اور بہت سے خطبات پر پھیلا پڑا ہے۔ میں جماعت کو یاددہانی کے طور پراوران مخاطبین کو یاددہانی کے طور پر اپنے گزشتہ خطبات میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں۔

> ''انسانی اقدار کو زندہ کرو، انسانی شرافت کو زندہ کرو، حق کو حق کہنا سیکھو باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرواس کے بغیر یہ ملک بچتا دکھائی نہیں دیتا ایک ہی خطرہ ہے اس قوم کو ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو، اس قوم اور ملک کو ملائیت سے خطرہ ہے اور یہ خطرہ حد اعتدال سے تجاوز کر چکا ہے یہ خطرہ نہایت

ہی بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے، سارے عالم اسلام کو لاحق ہوا ہوا ہے۔ تم ایک حصہ ہو اس خطرہ کا اس خطرہ نے ایران میں ایک اور شکل اختیار کر لی ہے، اس خطرہ نے عراق میں ایک اور شکل اختیار کر لی ہے اس خطرہ نے شام میں ایک اور شکل اختیار کی ہوئی ہے، اس خطرہ نے لبنان میں ایک اور شکل اختیار کی ہوئی ہے، ایک ملائیشیا میں اس کی شکل ظاہر ہوئی ہے، ایک انڈونیشیا میں اس کی شکل ظاہر ہوئی ہے اور اس خطرہ کے پیچھے خواہ اس کی کتنی ہی مختلف شکلیں ہوں نہایت ہی خطرناک عالمی منصوبے کام کر رہے ہیں اور عالم اسلام کے خلاف عالمی سازشیں کام کر رہی ہیں۔

پس یہ سارے عالم میں جو ظلم ہو رہا ہے اسلام پر اور اسلام ہی کے نام پر اس کا ایک حصہ ہے اسی خطرہ کا ایک حصہ ہے اور اسی کھیل کا ایک حصہ ہے جو پاکستان میں کھیلا جا رہا ہے۔ تم اس پیارے وطن کی فکر کرو جو ہمیں بھی عزیز اور تم سے زیادہ بڑھ کر عزیز ہے۔ اس وطن عزیز کو اگر کوئی نقصان پہنچا تو سب سے زیادہ ہمیں نقصان ہوگا اور ہمیں دکھ پہنچے گا۔ واقعۃً ملک اس وقت ایسی ہلاکت کے کنارے پر پہنچ چکا ہے جیسے قبروں میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہو اور پوری قوم اس ظلم میں بلا واسطہ یا بالواسطہ ملوث ہو چکی ہے۔ اپنے اپنے مفاد کی خاطر، اپنے اپنے دھڑوں کے مفادات کی خاطر سارے ملک اور قوم کے مفادات کو بیچا جا رہا ہے اور سارے ملک اور قوم کے مفاد پر ظلم کیا جا رہا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے میں اس جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس تعلق کو استعمال کریں اور دعائیں کریں اور گریہ وزاری کریں اور استغفار کریں کثرت کے ساتھ اور دعا کریں کثرت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ان کو نصیحت دے، ان کو ہدایت دے ان کو عقل دے اور ان کی آنکھیں کھولے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمیں اس پاک وطن کی طرف سے خوشیاں دیکھنی نصیب ہوں‘‘

اسی قسم کی اور بھی کئی نصیحتیں میں نے امت مسلمہ کو بالعموم اور پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کو خصوصیت کے ساتھ کیں۔ مگر جیسا کہ بعد میں ظاہر ہونے والے اور مسلسل رونما ہوتے رہنے والے حالات نے ظاہر کر دیا ہے ان نصیحتوں کا کوئی اثر اس قوم نے قبول نہیں کیا اور خصوصیت کے ساتھ اگر یہ کہا جائے کہ قوم کے سربراہوں نے یا انہوں نے جنہوں نے قوم کی طاقت کے چشموں پر قبضہ کیا ہوا ہے اور تکفیر کے ائمہ نے ان نصیحتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا تو یہ بات زیادہ درست ہوگی اس تمام عرصہ میں جماعت احمدیہ کی تکذیب اور تکفیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر اور تکذیب اور آپ کی تذلیل کی کوشش میں یا آپ کی تخفیف میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ ایک بہت لمبی فہرست ہے اُس میں سے چند نمونے میں نے پچھلے خطبہ میں پیش کئے تھے۔

اب میں آپ کے سامنے ہر روز پاکستان کے اخباروں میں شائع ہونے والے علماء کے اعلانات وغیرہ میں سے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں اور حکومت کے سربراہوں اور صاحب اقتدار لوگوں کی تقریروں اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ کئے جانے والے اعلانات سے چند ایک اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ آپ کو اندازہ ہو کہ کس قدر مسلسل ضد کے ساتھ یہ اپنے ظلم پر قائم اور مصر ہیں۔ چند نمونے پیش کرنے کا وقت ہوگا فہرست تو بہت لمبی ہے کیونکہ اس کے آخر پر میں پھر مباہلہ کا باقاعدہ چیلنج دینا چاہتا ہوں۔ وہ عبارت میں نے لکھ لی ہے وہ آپ کے سامنے پڑھ کر سناؤں گا۔ یہ ظلم وافتراء ہے جو جماعت کے خلاف کیا جارہا ہے۔

’’قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد رسول اللہ سے مراد غلام احمد قادیانی ہے۔ کلمہ میں محمد رسول اللہ سے بعینہ مراد امرزا قادیانی ہے۔ افریقہ کی عبادت گاہ میں کلمہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ احمد رسول اللہ درج ہے جو قادیانی کلمہ ہے‘‘۔ یہ اور اس قسم کے بیانات کثرت کے ساتھ مختلف علماء نے مختلف وقتوں میں دیئے اور ابھی تک دیتے چلے جارہے ہیں ان میں چند علماء کے نام یہ ہیں محمد سجاد خان جمعیت اشاعت التوحید والسنہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندگان حضوری باغ ملتان۔ المعین ٹرسٹ کراچی، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا غلام رسول، مولانا بشیر احمد سیالوی، مولانا محمد طاہر، مولانا محمد عثمان بھامبڑا، مولانا عبدالعزیز صاحب، صاحبزادہ امیر الحسنات، منظور چنیوٹی اور اس کے چیلے چانٹے۔

ائمہ تکفیر میں منظور چنیوٹی کے سوا ایک صاحب مولانا محمد یوسف لدھیانوی بھی سرفہرست ہیں وہ لکھتے ہیں ’’ایک قادیانی سے میری گفتگو ہوئی میری بات سن کر کہنے لگا سچی بات تو یہ ہے کہ ہم تو مرزا صاحب کے سوا باقی سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں‘‘۔

اتنا جھوٹا اتنا کاذب مولوی ہو یعنی کذاب کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے کذاب ہونے کی ساری حدیں توڑ رہا ہے پھر بھی مسلمانوں کا مولوی کہلاتا ہے پھر یہی مولوی صاحب لکھتے ہیں ’’انہوں نے قرآن الگ بنایا جس کا نام تذکرہ رکھا جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک تورات زبور اور انجیل اور قرآن کی ہے‘‘۔

اس طرح جھوٹ کے گند پر منہ مارتے ہیں جس طرح بچہ ماں کے دودھ پر منہ مار رہا ہوتا ہے۔ایک اعلان ہے نوجوانان ختم نبوت سرگودھا کی طرف سے ’’بعد ازاں اُس نے یعنی حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کا باپ ہوں‘‘۔ایسا الزام جماعت کے اوپر شیطان کا باپ لگا سکتا ہے اور کوئی نہیں لگا سکتا۔پھر ایک پمفلٹ میں یہ بکواس کی گئی محمد سلیم ساقی ایم اے کوئی صاحب ہے ان کی طرف سے پمفلٹ شائع ہوا اور اس پمفلٹ کے نیچے لکھا ہوا ’’عاشقان مصطفیٰ کہاں ہیں‘‘ یہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ سے یہ شائع ہوا ہے پلندہ افتراء کا۔اس میں وہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے (حضرت مسیح موعودؑ نے) یہ اعلان کیا کہ ’’میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفیٰ کوئی شئ نہیں‘‘ مرزا غلام احمد نے قرآن پاک میں بیس جگہوں پر تبدیلی کی۔

آپ کی حج کی درخواست پہ میرے متعلق لکھا ہوا ہے منظور چنیوٹی نے جو مکذبین اور کذابوں کا بھی سربراہ ہے۔آپ کے حج کی درخواست، گویا میں نے کوئی حج کی درخواست لکھی تھی کنگ خالد کو یا فہد کو تو کہتے ہیں آپ کی حج کی درخواست جو آپ نے واشنگٹن سے بھجوائی تھی فہد کے لئے ہوگی ان کی طرف سے ردی کی ٹوکری میں پھینک دی اور واشگاف الفاظ میں کہہ دیا کہ آپ جب تک اپنے کفر سے توبہ نہیں کرتے سعودی عرب کی سرزمین پر قدم نہیں رکھ سکتے۔ایسی ایسی جھوٹی کہانیاں بناتے ہیں کوئی وجود کچھ بھی اس کی حقیقت نہیں اور یہ اسلام کے سربراہ میں نعوذ باللہ من ذٰلک۔’’پاکستان قادیانی عقیدہ کے مطابق اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے‘‘۔ان ملانوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی اس کو پلیدستان کہا تھا، قائداعظم کو کافر اعظم قرار دیا اور بے حیائی اور جرأت کی حد ہے۔کوئی خدا کا خوف نہیں

ہے، کوئی شرافت نجابت کا تصور بھی ان کے دلوں میں موجود نہیں۔ یہ اعلان ہو رہا ہے اور بار بار ہو رہا ہے اور موجودہ حکومت ان کی سربراہ بنی ہوئی ہے، سرپرست بنی ہوئی ہے۔ ’’پاکستان قادیانی عقیدہ کے مطابق اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے اور ان کے جھوٹے نبی کے بیٹے اور جانشین مرزا محمود احمد نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا۔ قادیانی پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں۔ انگریز نے غلام احمد کو لاکھوں ایکڑ زمین دی‘‘۔ بے حیائی کی نہ کوئی حد یں ہیں نہ اس کے کوئی پاؤں نہ کوئی کنارہ جب بے شرم ہو جائے آدمی تو اس کا کچھ بھی نہیں باقی رہتا جو مرضی بکواس کرتا چلا جائے۔

’’قادیانی امت کا کلمہ سنئے۔ لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں احمد اللہ کے رسول ہیں‘‘۔ (پمفلٹ عاشقان مصطفیٰ کہاں ہیں)

’’قادیانیوں کے اہم مراکز نائیجیریا، گھانا، سیرالیون میں ہزاروں کی تعداد میں قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ لوگوں میں یہ خیال تقویت پکڑتا جا رہا ہے کہ اسرائیل اور مرزائیت ایک ہی فتنہ کے دو نام ہیں۔ نائیجیریا کے عام شہروں میں۔ (نام بعض لکھے ہوئے ہیں)۔ ان میں سے ایک اکوروڈو میں ایک ہزار قادیانی آباد تھے اب وہاں ایک قادیانی بھی نظر نہیں آتا‘‘۔ یہ منظور چنیوٹی جو اکذب المکذ بین ہے، ان کا بھی افسر ہے سب کا یہ اُس کا بیان ہے۔

حسین احمد صاحب جماعت اسلامی نے کہا کہ میں کیوں پیچھے رہوں انہوں نے لکھا ’’قادیانی پاکستان میں یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور پاکستان میں گڑ بڑ پھیلانا چاہتے ہیں۔‘‘

جنرل ضیاء صاحب صدر پاکستان کا اعلان سنئے ’’حکومت اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ کراچی کے حالیہ واقعات میں قادیانیوں کا کہاں تک ہاتھ ہے‘‘۔

پھر ایک ہفت روزہ میں یہ خبر چھپی کہ ’’صدر نے نشاندہی کی ہے کہ کراچی کے حالیہ واقعات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے‘‘۔ جنرل ضیاء کی بہت سی تحریریں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

ایک اللہ یار ارشد ہے یہ بھی منظور چنیوٹی صاحب کے ساتھ جھوٹ بولنے کی ریس میں خوب مقابلہ کر رہا ہے۔ یہ صاحب لکھتے ہیں ’’قادیانیوں نے پانچ سو مسلمان علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا ہوا ہے‘‘۔ ’’قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک سرطان ہے‘‘۔ یہ جنرل ضیاء صاحب کا بیان ہے۔

’’حکومت پاکستان اس سرطان کوختم کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے‘‘۔’’اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی مہم کا جواب ہر سطح پر دیا جائیگا‘‘۔’’سقوط ڈھاکہ میں ایم ایم احمد نے مرکزی کردار ادا کیا‘‘۔’’پاکستان اس وقت جن خطرات میں گھرا ہوا ہے ان میں سے ایک قادیانی گروہ کی اشتعال انگیز سرگرمیاں ہیں۔ قادیانی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں‘‘۔’’قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں جو امت اسلامیہ کے وفادار نہیں ہو سکتے۔‘‘

مولانا شاہ احمد صاحب نورانی اگرچہ وہ دیو بندی نہیں اور دیو بندی علماء کے مقابل یہ نسبتاً زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے اور شرافت رکھتے ہیں مقابلۃً ان کا بیان بھی دیکھئے جھوٹ کا پلندہ۔ کہتے ہیں تحریک ختم نبوت کے دوران قادیانیوں کی جانب سے اسمبلی میں زیر بحث قرارداد میں تبدیلی کرنے کے لئے مجھے پچاس لاکھ روپے کی پیشکش کی گئی تھی لیکن ہم نے حقارت سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ خواب دیکھی ہوگی یونہی معلوم ہوتا ہے۔ پھر خواب بھی جھوٹی ہے ورنہ وہ حقارت سے ٹھکراتے نہ۔ اور اسی بیان کو ان کے نائب نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیتے وقت قادیانیوں نے مولانا احمد شاہ نورانی کو ایک کروڑ روپے کی پیشکش کی۔ یہ ان کی کوئی دوسرے دن کی خواب ہے معلوم ہوتا ہے ساتھ ساتھ پیشکش بڑھتی جارہی ہے۔

سردار عبدالقیوم نے اعلان کیا کہ قادیانی حضرات کی کوشش تھی کہ کشمیر کو خودمختار کرا کر اسے قادیانی سٹیٹ بنایا جائے۔ میرا ان لوگوں نے کافی پیچھا کیا اور اس کام کے لئے مجھے لالچ دیا میں نے ان کی ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ قادیانی فتنہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا، مرزا غلام احمد کا مذہب انگریزوں کا خود کاشتہ پودا وغیرہ وغیرہ اس قسم کی بکواس جسٹس رفیق تارڑ، مولانا اللہ یار ارشد وغیرہ۔ ہر قسم کے طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے بعض بدنصیب سربراہوں کی طرف سے مسلسل ہوتے رہتے ہیں۔

پروفیسر ساجد میر صاحب یہ کوڑی لائے ہیں دور کی کہ چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہو گئے اور واقعہ یہ ہے کہ سارے اسرائیل میں ایک بھی پاکستانی احمدی نہیں ہے۔ ایک بھی۔

قادیانی شر پسندی کے لئے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں۔ یہ کوئی حافظ صاحب ہیں جنہیں بہت دور کی سوجھی ہے۔ اسرائیلی فوج میں پانچ سو قادیانی کام کر رہے ہیں وہ چھ سو تھے یہاں پانچ سو ہو گئے ہیں۔ یہ نوائے وقت کی خبر ہے۔ اسرائیلی پارلیمنٹ میں قادیانی اور بہائی فرقہ کے

سربراہوں کی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد اور نوبل انعام یافتہ قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ قادیانی افسر نے ایٹمی راز چوری کر کے اسرائیل کو فراہم کئے ہوئے ہیں۔ گویا اسرائیل ایٹم بم پاکستان سے سیکھ کر بنا رہا ہے۔ حد ہے جہالت اور افتراء کی کوئی دنیا کے کسی پیمانے سے دیکھیں بدترین جاہل اور بدترین جھوٹ بولنے والے لوگ ہیں یہ سارے۔ جھوٹ میں بھی عقل تھوڑی بہت ہونی چاہئے وہ بھی نہیں ہے بے چاروں کو۔

ملک رب نواز صاحب فرماتے ہیں قادیانی امریکہ کے ایجنٹ ہیں۔ اللہ یار ارشد کو یاد آ گیا ہے کہ لیاقت علی خان کو قادیانیوں نے قتل کروایا تھا۔ ملک رب نواز کو بھی اس کی تائید کا موقع ملا کہ نوابزادہ لیاقت علی خان کو قادیانیوں نے شہید کرا دیا تھا۔ محمد مختار نعیمی صاحب کو خیال آیا کہ قادیانی ربوہ میں اپنے نوجوانوں کی تنظیموں خدام الاحمدیہ فرقان فورس کو روسی اسلحہ سے مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں۔ قادیانیوں نے ابوالقادری صاحب کے بیان کے مطابق ملک میں خانہ جنگی اور افراتفری کا ناپاک منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔ قاری محمد یامین صاحب گوہر فرماتے ہیں قادیانی جماعت زخمی سانپ ہے اگر اس کا سر کچلا نہ گیا تو ڈسنے سے باز نہ آئی گی ملک میں بموں کے دھماکے، فرقہ واریت، لسانی تعصّبات اور تخریبی واقعات کے پیچھے قادیانی جماعت کا ہاتھ تھا۔ پھر اس قسم کے لچر بیانات دینے والے کثرت سے اور علماء ہیں نام بنام ان کے ذکر کا وقت نہیں۔ کراچی میں دکانیں جلیں وہ بھی احمدیوں نے کروایا۔ کرفیو کے دوران لوٹ مار ہوئی وہ بھی ہم نے کروائی ہر آفت جو ٹوٹتی ہے پاکستان پر وہ احمدی کرواتے ہیں یہ بیانات بھرے پڑے ہیں بلکہ ایک صاحب کو خیال آیا کہ بحرالکاہل میں سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں لڑتی ہیں وہ بھی قادیانی لڑواتے ہیں۔ ’’جرمنی میں چار ہزار قادیانی گوریلے تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ بادشاہی مسجد کا واقعہ ہے جبکہ وہابی اور بریلویوں کی لڑائی ہوئی قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہے‘‘۔ باقی پلندے چھوڑتا ہوں۔ لامتناہی سلسلہ ہے بکواس کا، گندگی کا، جھوٹ کا، افتراء کا، تذلیل اور توہین کا کوئی حد ہی نہیں، کوئی حساب ہی نہیں اس کا کہاں تک کوئی ذکر کرے۔

میرے متعلق جوان امت کے بزرگ کہلانے والوں نے ہرزہ سرائیاں کی ہوئی ہیں اس کی بھی بڑی لمبی فہرست ہے چند ایک نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ عبدالرحیم اشرف صاحب

فرماتے ہیں مرزا طاہر احمد بین الاقوامی غنڈہ ہے۔ یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ تا کہ بین الاقوامی پولیس کے ذریعہ اسے پکڑ کر بلوایا جائے۔ مرزا طاہر احمد اسلم قریشی کا اصلی قاتل ہے۔ اسلم قریشی کو قادیانیوں نے سندھ میں لے جا کر شہید کیا ہے۔ پولیس کو بھی بتادو کہاں ہے وہ اور کس جگہ شہید کیا گیا ہے اخباروں میں شائع کرتے ہو اور حکومت کو نہیں بتاتے اور حکومت کو بھی پتا نہیں کیا ہو گیا ہے بیچاری کو کہ واضح خبروں کے باوجود ان کا تتبع نہیں کرتی۔ آگے لکھتے ہیں لندن کی ایک خبر آپ سب کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی۔ قادیانیوں نے مرزا طاہر کو قیدی بنا دیا ہے۔ اُس سے ملاقات پر سخت پابندی ہے اگر کوئی شخص ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اس کو براہ راست ملاقات کی اجازت نہیں ہے بلکہ مرزا طاہر کے کمرے اور ملاقاتیوں کے کمرے میں ویڈیو کیمرے نصب ہیں، ملاقاتی جس وقت کمرے میں داخل ہوتا ہے تو فلم چل پڑتی ہے اور مرزا طاہر اس کی تمام حرکات دیکھتا رہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر نمودار ہو کر اسے درشن دیتا ہے۔ سوال و جواب فلم ہی کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ مرزا طاہر قیدی سے بدتر زندگی گزار رہا ہے ختم نبوت۔ ان کو رحم آیا تو مجھ پر یہ دیکھ لیں، ان کے رحم سے توبہ اللہ رحم کرے اس شخص پر جس پر اس قسم کے رحم کرتے ہیں۔

میرے ملک سے نکلنے کا واقعہ لکھتے ہوئے نوائے وقت نے مولانا مختار احمد نعیمی صاحب نے یہ خبر شائع کی کہ مرزا طاہر فرضی نام اور فرضی پاسپورٹ کے ذریعہ بمع اہل وعیال ملک سے فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ پھر لکھتے ہیں مولانا طاہر محمود صاحب فیصل آبادی مرزا طاہر احمد کی لندن میں مقیم روسی سفیر کے ساتھ طویل ملاقات ہوئی انہوں نے کہا ربوہ میں بھاری تعداد میں روسی ساخت اسلحہ موجود ہے۔ حالیہ ملاقات میں آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔ جو اسلحہ ہے وہ تو پرانی ملاقاتوں کا نتیجہ ہے۔ یہ آئندہ کے لئے سوچا جارہا ہے۔ ربوہ میں حال ہی میں روسی اسلحہ کی ستر پیٹیاں لائی گئیں۔ یہ اکذب المکذبین مولانا منظور احمد چنیوٹی کا بیان ہے۔ قادیانی جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات کے ذریعہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ یہ لولاک فیصل آباد کی خبر ہے۔

ان سب باتوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی تقدیر بھی کارفرما ہے اور دن بدن ساری قوم کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جارہی ہے حالات اتنے دردناک ہو چکے ہیں اور پاکستان کی سوسائٹی میں ہر سطح پر اتنا دکھ پھیل چکا ہے کہ ایک ایک پاکستانی اس دکھ سے کراہ رہا ہے، بیزار ہے اور کوئی اس کا

اختیار نہیں کچھ پیش نہیں جاتی کچھ نہیں کرسکتا۔ پاکستان میں آپ جہاں جائیں انہی باتوں کا تذکرہ ہے وہ اپنے لیڈروں سے بیزار ہیں، اپنے علماء سے بیزار ہیں۔ اپنے سربراہوں پر زبان حال سے لعنت ڈالتے ہیں اگر زبان سے لعنت ڈالنے کی جرأت نہیں اور بتا رہے ہیں دنیا کو کہ ہم اپنی زندگی کے بظاہر آخری دموں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ انسانیت شرافت، تقویٰ، صداقت، اعلیٰ اخلاق، انسانی ہمدردی، امانت دیانت کی ساری قدریں مجروح ہیں اور مجروح ہوتی چلی جارہی ہیں ان سب باتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بارہا اس کی تعذیب کے نمونے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

چنانچہ اوجڑی کیمپ میں جو نہایت دردناک بلاٹوٹی اور خطرناک آسمانی عذاب کی صورت میں خدا تعالیٰ کی تقدیر بڑی بھیانک طور پر ظاہر ہوئی ہے۔ اُس پر بھی ان علماء کو ہوش نہیں آرہی اور استغفار کی طرف توجہ مائل نہیں ہو رہی۔ اُن غریبوں اور مظلوموں کی حالت کا اندازہ کریں جن کو قوم کے بڑوں نے خود پاگل بنا کر آگ کی طرف دھکیلا ہو اور جب وہ مصیبتوں میں گرفتار ہوئے ہوں اور خدا کے عذاب کے نیچے آئیں تو پھر ان کا ساتھ چھوڑ دیں۔ جس دن اوجڑی کیمپ میں یہ قیامت ٹوٹ رہی تھی ایک طرف احمدی تھے کہ ان کی سچی ہمدردی میں سرشار قطع نظر اس کے کہ ان کو کیا خطرات لاحق ہیں اپنے گھروں سے نکل کر وہ مصیبت زدگان کو مصیبتوں سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے اور ان حالات پہ استغفار کر رہے تھے اور خدا سے بخشش طلب کر رہے تھے اور دوسری طرف مولوی احتجاجی جلوس نکال رہے تھے اور ان مظلوموں کی کوئی بھی ان کو پرواہ نہیں تھی۔ یہاں تک کہ آخر پولیس مجبور ہو گئی اور ڈنڈے مار کے اور گالیاں دے کر اور سختی کر کے اس جلوس کو توڑا اور انہیں واپس جانے پر مجبور کیا اور ان کو بے حیا کہا اور ان کو یہ کہا کہ تمہیں خدا کا آج بھی خوف نہیں۔ دیکھتے نہیں کہ کس قسم کا عذاب نازل ہو رہا ہے اور کس طرح بنی نوع انسان دکھ میں مبتلا ہیں اور تمہیں اپنے مطالبوں کی پڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ دن ایسا تھا کہ صدر ضیاء الحق صاحب کی موجودگی میں پاکستان کی پولیس نے مولویوں کا مقابلہ کیا ہے اور ان کی شرارت کے سامنے دبنے سے صاف انکار کر دیا اور ان کو خدا کا خوف دلانے کی پولیس نے کوشش کی اور ان سب باتوں کے بعد ان کی سفاکی کا اور بے باکی کا یہ عالم ہے کہ اخباروں میں فوراً یہ اعلان دینے شروع کر دیئے کہ راولپنڈی کا سانحہ قادیانیوں کی منظّم سازش کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت انہوں نے اپنی طرف سے یہ پیش کیا اور ایسا جھوٹ اور ایسا بے بنیاد افترا

کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے اس کو دیکھ کر کہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ راولپنڈی کا واقعہ پیش آنے سے پہلے یا سانحہ پیش آنے سے پہلے دو روز قبل قادیانی پنڈی سے جا چکے تھے یعنی ان سب کا پتا تھا وہ سارے پنڈی چھوڑ چکے تھے کہیں وہ بھی اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کی طرف سے وہاں خبریں مل رہی ہیں۔تمام احمدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں قائم رہے اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اس لحاظ سے کہ اپنے گھر چھوڑ کر کسی اور جگہ نہیں گئے لیکن خطرے کی شدت کے وقت وہ گھروں سے نکلے ہیں بھاگنے کے لئے نہیں بلکہ بچانے کے لئے۔آفت سے گریز کے لئے نہیں بلکہ آفت کی طرف آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قدم بڑھاتے ہوئے کہ آفت زدہ لوگوں کو اس آفت سے بچا سکیں اور جگہ جگہ انہوں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا جو کچھ دیکھا اور اپنے کانوں سے جو کچھ سنا ان کے متعلق وہ باقاعدہ مجھے اطلاع بھیج رہے ہیں اور یہ عجیب داستان اکٹھی ہو رہی ہے جو خدا تعالیٰ کے نشانات ایک نشان ہے۔ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہاتھ رکھ کر احمدیوں کو بچایا جبکہ اور کسی کی کوئی ضمانت نہیں تھی۔راکٹ بظاہر اندھے ہیں لیکن احمدی کی پہچان میں اندھے نہیں تھے اور وہ فرق کر کے دکھاتے تھے۔یہ جو واقعہ رونما ہوا ہے اس سے گھبرا کر مولوی نے جھوٹ بولا ہے اور افترا کیا ہے ان کو یہ خطرہ پیدا ہوا کہ جب قوم یہ دیکھے گی کہ راکٹوں کی اس اندھی بوچھاڑ میں احمدیوں کے گھر بچ گئے ان کی جانیں بچ گئیں ان کے بچوں کو ان کے بوڑھوں کو ان کے جوانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا،ان کی عورتوں کی کوئی نقصان نہیں پہنچا اور خدا تعالیٰ نے ایک تمیز اور تفریق کر کے دکھائی ہے تو قوم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے گی کہ آفت ہم مولوی کی اس بدبختی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اعلان کیا تھا یعنی جس دن یہ راکٹ برسے ہیں یہ اعلان کیا تھا کہ اس دن ہم احمدیوں کی مسجدیں مسمار کریں گے اور ان کے پیشانیوں سے کلمہ طیبہ کو نوچ کر پھینک دیں گے۔یہ وہ جلوس تھے جو نکلنے والے تھے اور نکلنے کی کوشش کر رہے تھے اس دن اور اوپر سے خدا تعالیٰ کی طرف سے پکڑ اچانک آ گئی اور ان کی کوئی پیش نہیں گئی۔ساری ان کی سازشیں اس طرح دھری کی دھری رہ گئیں۔یہ بات چونکہ قوم کو معلوم ہونی تھی،قوم نے دیکھ لینا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ وہاں سے خط لکھنے والے سارے ذکر کر رہے ہیں کہ بعض جگہ دکانوں سے جن پہ راکٹ گرے ہیں اور جن میں سے خدا کے فضل سے بعض آدمی بچ گئے اور گھبرا کر باہر نکلے

ہیں یہ کہتے ہوئے باہر نکل رہے تھے کہ او بدبختو اور کلمہ طیبہ کی توہین کرو اور مٹاؤ کلمہ طیبہ اور مسجدیں مسمار کرو، یہ خدا کی ناراضگی کا اظہار ہے۔ تو سارے پنڈی کے باشندے، اسلام آباد کے باشندے وہ جن میں کچھ صداقت کی رمق باقی تھی وہ کھلم کھلے الفاظ میں اس بات کا اعتراف کر رہے تھے کہ خدا کی ناراضگی اُن مولویوں کی بدکرداری کے نتیجہ میں ہے کہ انہوں نے کلمہ طیبہ کی توہین کی اور کلمہ طیبہ کو مٹانے کی جسارت کی ہے اور جھوٹے الزام لگائے ہیں احمدیوں پر کہ اوپر سے کوئی اور کلمہ پڑھتے ہیں اندر سے ان کا کلمہ کوئی اور ہے۔

پس یہ معاملہ اس حال کو پہنچ چکا ہے اور جماعت احمدیہ کی پہلی صدی بھی جو کہ اختتام کو پہنچ رہی ہے اس لئے تمام احمدیوں کے دکھ اور بے قراری اور مسلسل صبر کی آہوں سے مجبور ہو کر اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ان سارے مکفرین، مکذبین افتراء کرنے والے ائمۃ التکفیر کو مباہلہ کا چیلنج دوں اور پاکستان کے عوام الناس سے درخواست کروں کہ آپ ان کی تائید میں آمین کہنے والے نہ بنیں ورنہ خدا کی پکڑ آپ پر بھی نازل ہوگی اور آپ کو بھی نہیں بچائے گی اور آپ اس سے بچ نہیں سکیں گے۔ اس لئے شریف الناس اور عوام الناس کو میری یہ اپیل ہے لیکن میں یہ بتاتا ہوں کہ وہ ائمہ تکفیر جو جسارت کے ساتھ اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کریں گے مجھے خدا کی غیرت سے، اس کی حمیت سے توقع ہے کہ وہ ان کے خلاف اور جماعت احمدیہ کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے حق میں عظیم الشان نشان دکھائے گا پس وہ عبارت جو میں نے تحریر کی ہے بعض احمدیوں کے لحاظ سے اس میں شاید کچھ یہ تکلیف دہ عنصر ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لے کر یہ عبارت لکھی ہے میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں لیکن اس میں مجبوری یہ تھی کہ اگر میں حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت مہدی معہود وغیرہ القابات دیتا یا حضرت ہی لکھتا تو ان مفترین علماء کو یہ موقع مل جاتا کہ وہ اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیتے۔ اس لئے حتی المقدور میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جن سے ہمارے مخالفین کو بھاگنے کی کوئی راہ نہ مل سکے اور بھاگنے کا کوئی عذر ان کے ہاتھ نہ آسکے۔ یہ عبارت یہ ہے:۔

”اے علیم وخبیر اے عالم الغیب والشهادة اے قادر وتوانا اے غیور اے منتقم اے جبار وقہار خدا اے سچوں اور جھوٹوں کے درمیان تمیز کرنے والے، اے ظالموں اور صادقوں کے درمیان تفریق

کرنے والے، اے کھرے اور کھوٹے میں تغابن کرنے والے دن کے مالک، اے ہر کمزور اور بے سہارا کے پشت پناہ، اے ہر جابر متکبر غبی کے استکبار کا سر توڑنے والے، اے وہ جو اپنے کمزور اور عاجز راستباز بندوں کی حمایت میں کھڑا ہوتا ہے اور ظالموں اور کج رووں کی راہ روکتا ہے۔ اے صادقوں کے صدق کے لئے غیرت دکھانے والے، اے سچوں کے معین اور مددگار، اے کاذبوں کے کذب کے پردے چاک کرنے والے اور حق کو جھٹلانے والوں کو سر عام ذلیل اور رسوا کرنے والے۔ اے خالق و مالک دو جہاں اے رب العالمین۔ اے محمد مصطفی ﷺ کے خدا، اے سب نبیوں کے سردار کے آقا۔ اے سید ولد آدمؐ کے سردار۔ اے عصمت و ناموس مصطفیؐ کے لئے سب غیر تمندوں سے بڑھ کر غیرت دکھانے والے، اے خیر الفاتحین، اے ذوالجلال، اے صاحب المجد والعلٰی۔ آج ہم دو فریق تیرے عالی دربار میں فیصلے کے طالب بن کر آئے ہیں۔ ہمارا جھگڑا لمبا ہو گیا، ہمارے اختلاف بہت طول پکڑ گئے، ہمارا تنازع بڑھتے بڑھتے ایک صدی کی قامت کو پہنچ گیا اور یہ صدی اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے۔ ایک فریق ہم میں سے وہ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ہے۔ ایک فریق ہم میں سے وہ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی کو جھٹلاتا اور ان کی تکذیب کرتا ہے۔ ایک فریق ہم میں سے وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے ایمان کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی تیرا صادق اور راستباز بندہ تھا اور یہ کہ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ کا مخالف اور آپؐ کی ختم نبوت کا منکر نہیں تھا اور آپؐ کو کامل طور پر افضل الرسل اور خاتم النبیین یقین کرتا تھا اور آپ کے دعاوی پر کامل صدق اور عجز کے ساتھ ایمان لاتا تھا اور آپ کا سچا محبّ اور عاشق صادق تھا اور ہے وہ کلمہ شہادہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے برحق ہونے پر لاریب گواہی دیتا تھا اور قرآن کریم کو اول تا آخر بسم اللہ کی ب سے لے کر سورۃ الناس کی س تک خدا تعالیٰ کا غیر مبدل اور غیر محرف کلام یقین کرتا تھا اور اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت اور اللہ کی تقدیر خیر وشر پر کامل ایمان رکھتا تھا اور ایمان لاتا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت آخری شریعت ہے جس کا ایک شعشہ بھی تا قیامت کبھی منسوخ نہیں ہوگا اور آپ آخری صاحب شریعت اور صاحب حکم رسول ہیں جن کا حکم تا قیامت تمام بنی نوع انسان کے لئے واجب التعمیل ہے۔ وہ ایسا صاحب خاتم تھا یعنی محمد رسول اللہ کہ جس کی مہر

رسالت اٹوٹ اور امر اور دائمی ہے اور وہ یعنی محمد مصطفی ﷺ مرزا غلام احمد قادیانی کے ایمان کے مطابق ایسا صاحب امر تھا کہ جس کے امر سے سرمو سرگردانی کرنے والا خدا کے امر سے روگردانی کرنے والا ہے اور اس کی ہدایت کا انکار کرنے والا خدا کی ہدایت کا انکار کرنے والا ہے۔ یہ فریق جو پاکستان کی قومی اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کے برخلاف اپنے آپ کو احمدی مسلم قرار دینے پر اصرار کرتا ہے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ہرگز کبھی ایسی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے باہر اور غلامی سے جدا کرنے والی اور آپ کی فرمانروائی سے خارج کرنے والی ہو بلکہ اس کا دعویٰ صرف یہ تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی کامل غلامی میں مبعوث کیا گیا ہے اور وہی موعود زمانہ مہدی اور مسیح ہے جس کی بعثت کی پیشگوئی خود سرور دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی وہ مامور ہے مگر حضرت محمد رسول اللہ کے امر کے نیچے وہ نبی اور رسول ہے مگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی اطاعت کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور تحت اقدام محمد مصطفی ﷺ ہے۔ وہ محض نبوت کا نہیں بلکہ امتی نبوت کا دعویدار تھا اور امت محمدیہ سے باہر قدم رکھنے کو فسق و فجور اور الحاد یقین کرتا تھا اور اس نے کبھی محمد رسول اللہ کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اس کا دعویٰ کامل اور غیر مشروط غلامی کا دعویٰ تھا وہ خدا تعالیٰ کو واحد اور لاشریک یقین کرتا تھا اور اس نے کبھی خدا تعالیٰ کی ہمسری اور اس کا شریک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ مشرک نہیں تھا بلکہ شرک کی ہر راہ سے بیزار تھا وہ اس خدا پر ایمان لاتا تھا جو محمد رسول اللہ کا خدا تھا بلکہ وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کا جوا اٹھانے والا مخلص اور سچا مسلمان تھا۔ وہ ملائکہ پر وہی ایمان رکھتا تھا جس کی قرآن کریم نے تعلیم دی وہ اُسی قرآن پر صدق دل سے یقین رکھتا تھا جو محمد رسول اللہ پر نازل ہوا اور اسی کلمہ شہادہ اور نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزے کی فرضیت پر ایمان لاتا تھا جسکی تعلیم قرآن نے دی اور جس کے نقوش کو سنت محمد رسول اللہ نے اجاگر کیا۔ وہ ہرگز خدا پر افتراء کرنے والا اور بندوں پہ جھوٹ بولنے والا نہیں تھا وہ ہرگز اسلام کا دشمن اور اسلام کے دشمنوں کا دوست نہیں تھا۔ اس کا سلسلہ ہرگز انگریز یا کسی اور انسانی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہیں تھا۔ اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کی جو خدا اور رسول کی جماعت ہے اور پنج ارکان اسلام پر کامل ایمان لاتی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ہرگز کسی نوع اور کسی رنگ میں بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل نہیں سمجھتی بلکہ یقین رکھتی ہے کہ وہ اپنے ہر ایمان اور ہر تصور اور ہر عمل میں محمد

رسول اللہ کا کامل غلام تھا اور کسی نوع کی فضیلت اس کو محمد رسول اللہ ﷺ پر حاصل نہیں تھی۔ اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کی جو اسلام کی دشمن نہیں بلکہ دوست ہے۔ دین محمد کے غدار نہیں بلکہ وفادار اور معین و مددگار ہے۔ وہ نہ نصاریٰ کی ایجنٹ ہے نہ یہود کی نہ ہنود کی بلکہ اسلام کی سچی نمائندہ اور حق و صداقت کی ایجنٹ ہے۔ وہ وطن دشمن اور امن و مان کو تباہ کرنے والی اور شر اور فساد کرنے والی جماعت نہیں بلکہ حب وطن اس کے ایمان میں داخل ہے اور سلامتی اور امن کی علمبردار ہے وہ بنی نوع انسان کی سچی ہمدرد اور بہی خواہ ہے اور ہر قسم کے جھوٹ اور افتراء اور ظلم سے بیزار ہے۔

اے عالم الغیب والشھادۃ اے قادر و توانا اے قہار اور جبار خدا اور اے مفتری اور کاذب پر غضب نازل کرنے والے ہم میں سے دوسرا فریق (یعنی احمدیوں کے مخالفوں اور معاندین کا فریق) فریق اول کے تمام مذکورہ دعاوی کی تکذیب کرتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ فریق اول کذاب اور مفتری ہی نہیں بلکہ سراسر فتنہ و فساد کی راہ سے تیری مخلوق کو دھوکا دینے والا ہے اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والا ہے۔ یہ دوسرا فریق اس جماعت کو جو احمدی مسلم کہلانے پر مصر ہے نہ احمدی تسلیم کرنے پر تیار ہے نہ مسلم بلکہ قادیانی اور مرزائی ٹولہ قرار دیتا ہے۔ ہم یعنی فریق ثانی اس وضاحت کے بعد پوری ذمہ داری کے ساتھ اس معاملہ کے حسن و قبح کو سمجھتے ہوئے اور فائدہ اور شر سے اچھی طرح آگاہ ہو کے اس جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد کے اس مباہلہ کے چیلنج کو بقائمی ہوش و حواس پوری جرأت کے ساتھ قبول کرتے ہیں جو اس نے بروز جمعہ 10 تاریخ جون 1988ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام مکذبین اور معاندین اور اس کی جماعت کے تمام مخالفین کو کھلے کھلے غیر مبہم لفظوں میں دیا ہے۔ ہم تجھے حاضر و ناظر جانتے ہوئے اور تیری قدرت اور تیری تجلیات عظمت اور جلال کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت جو اپنے آپ کو احمدی مسلم کہلانے پر اصرار کرتی ہے کہ وہ تمام دعاوی جھوٹے اور کذب اور سراسر افتراء پر مبنی ہیں جن کا ذکر فریق اول کے دعاوی میں گزرا ہے۔ ہم اس جماعت کو خدا اور رسول اور قوم اور وطن اور انسانیت کا دشمن یقین کرتے ہیں اور پوری بصیرت کے ساتھ اپنے تمام دعاوی میں جن کا ذکر گزرا ہے جماعت احمدیہ کو کذاب اور مفتری یقین کرتے ہیں اس جماعت کی مخالفت میں اور اس کی اندرونی حقیقت کی نقاب کشائی کرتے ہوئے جو کچھ گزشتہ برسوں میں ہم نے لکھا یا بیان کیا (جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں) ہم از

سرنو اس اعلان کے ذریعہ سب الزامات کی توثیق کرتے ہیں اور ان کا اعادہ کرتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ جماعت کلمہ توحید کی قائل نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کو خدا یا خدا کا شریک یقین کرتی ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں اور اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ یہ جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا غلام نہیں بلکہ ان سے افضل سمجھتی ہے اور یقین رکھتے ہیں کہ یہ جماعت محمد رسول اللہ ﷺ کی ادنیٰ غلام اور عاشق نہیں بلکہ آپ کی مخالف اور معاند ہے اور عزت کرنے والی نہیں بلکہ ہتک کرنے والی جماعت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جماعت جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں تو ہرگز محمد رسول اللہ کا کلمہ نہیں پڑھتی بلکہ اپنے دل میں مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتی ہے اور اسی کی رسالت اور صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جماعت اسلام کی دشمن اور قوم اور وطن کی غدار ہے اور بنی نوع انسان سے عداوت رکھنے والی ہے اور امن عالم کو تباہ کرنے والی ہے اور مفسد اور شریر جماعت ہے جو نصاریٰ کی بھی ایجنٹ ہے اور یہود کی بھی ہے اور ہنود کی بھی ۔ ہمیشہ اسلام دشمن اور وطن دشمن سرگرمیوں میں مصروف رہتی ہے۔ پاکستان میں جتنے بڑے بڑے فساد اور دھماکے ہوئے ہیں ان سب کی یا ان میں سے اکثر کی ذمہ داری اس جماعت پر عائد ہوتی ہے اور اس کا دین وہ دین اسلام نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کا دین تھا۔ اس کی کتاب وہ قرآن کریم نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس کی شریعت وہ شریعت نہیں جو شریعت اسلامیہ ہے۔ اس کی عبادت وہ عبادت نہیں جس کی تعلیم قرآن اور سنت نے دی۔ اس کا ملائکہ کتب اور رسولوں اور یوم آخرت کا تصور اس سے بالکل جدا ہے جو قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ جماعت بنی نوع انسان کو اور خصوصیت سے امت مسلمہ کو دھوکا اور فریب دینے والی جماعت ہے اور اس جماعت کو مسلمان کہلانے کے حق سے محروم کرنا، مرتد اور واجب القتل قرار دینا، اس کو اسلامی طرز پر عبادت کرنے سے روکنا۔ اس جماعت کو حج بیت اللہ سے منع کرنا، اس جماعت کی عبادت گاہوں کو مسجد قرار دینا خلاف تعلیم اسلام سمجھنا اور ان کی عبادت گاہوں کو جو مسجدوں کی طرز پر بنائی گئی ہیں مہندم اور مسمار کر دینا اور ان کے خون کو مباح قرار دینا اور انکی جائیدادوں کو لوٹنے اور ان کے گھروں کو جلانے کی تعلیم دینا اور انہیں دین اسلام اور وطن کا ناسور قرار دینا اور اسے اکھاڑ پھینک دینے اور ملیا میٹ کر دینے کی تلقین کرنا عین دین اسلام کے تقاضوں

کے مطابق اور رضائے باری تعالیٰ کے حصول کا ذریعہ اور نجات اور فلاح پانے کی وسیلہ ہے۔

پس ان وضاحتوں کے بعد چونکہ مباہلے میں وضاحتیں ہونا بڑا ضروری ہیں تا کہ کوئی زبان کا اینچ پیچ ایسا باقی نہ رہے جس سے دنیا کے سامنے بات کھل نہ سکے۔ اس لئے بار بار تکرار کے ساتھ میں نے جماعت احمدیہ کے مؤقف کی بھی خوب وضاحت کردی ہے اور جماعت احمدیہ کے معاندین کے مؤقف کی بھی خوب وضاحت کردی ہے۔ اس کے بعد یہ دعا ہے۔

’’پس اے قادر توانا عالم الغیب والشہادہ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما اس کی ساری مصیبتیں دور کر، اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کردے، اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرے میں پھیلے ہوئے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے اور مرد اور عورت کو نیک چلنی اور پاک بازی عطا کر اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تا کہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی پر کھڑا ہے اور ان کے اعمال ان کی خصلتوں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح یہ جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔ اور اے خدا تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر اپنا غضب نازل فرما اور اس کو ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال دے کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں ہے بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ ہے یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں انسانی مکر وفریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تا کہ سچ اور جھوٹ میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینے میں

رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے۔ اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے، آمین یا رب العالمین۔ ہم ہیں فریق اول جماعت احمدیہ کے سربراہ تمام دنیا کے ہر احمدی مرد وزن کی نمائندگی میں ہر چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں''۔

میرے دستخط ہوں گے۔ ان سب مکذبین اور معاندین کو یہ پہنچائی جائے گی۔ دوسری طرف جگہ رکھی جائے گی فریق ثانی کے دستخطوں کیلئے جس میں دعوت ہوگی کہ ہر مکذب، مکفر، امام تکفیر جو جماعت احمدیہ کے عناد میں اس کو نیست و نابود کے فکر میں ہے اور وہ اور اس کے ہم خیال ہر وہ شخص جو ایسے شخص کی حمایت میں جرأت رکھتا ہو وہ اس پر دستخط کر دے اور جہاں تک گروہوں کا تعلق ہے ان گروہوں کے سربراہوں کو خواہ وہ حکومت سے تعلق رکھتے ہوں یا باہر سے ان سب کو میری طرف سے یہ دعوت ہے کہ اس قسم کی تحریر پر دستخط کر کے اخبارات میں اس کی اشاعت کریں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اس کی اشاعت کریں اور خوب دنیا میں اس بات کا پروپیگنڈا کریں کہ ہم نے مباہلے کے اس چیلنج کو قبول کر لیا ہے تا کہ خدا کی طرف سے نشان نمائی ہو اور حق اور کذب کی راہیں الگ الگ کر کے دکھا دی جائیں۔

یہ آخری چیلنج ہے اس کے بعد ہماری حجت کی ساری راہیں بند ہو جاتی ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی تقدیر کے فیصلہ کے انتظار کے دن باقی رہ جاتے ہیں جو اس صدی کے آخر کے دن ہیں میں جماعت کو تلقین کرتا ہوں تقویٰ کے ساتھ، خدا خوفی کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے، گریہ وزاری کرتے ہوئے یہ دعائیں کرتے ہوئے گزاریں کہ اگر خدا نے غضب ظاہر کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے تو محض مکذبین کے سرداروں اور ان گروہوں کے نمایاں بدکرداروں پر خدا کا غضب ٹوٹے اور عوام الناس بیچارے جو پہلے ہی ظلموں کی چکی میں طرح طرح سے پیسے جارہے ہیں ان کو خدا تعالیٰ اس غضب سے بچالے۔ لیکن ان کو حوصلہ دے کہ وہ ظلم کرنے والوں کیخلاف کھڑے ہوں اور آواز بلند کریں اور سینہ تان کے ان کے ظلم کی راہیں روک دیں۔ یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعے وہ خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں وہ دن ایسے دن ہیں کہ جن دنوں میں خدا تعالیٰ اپنے غضب کی تجلی دکھانے کیلئے آمادہ اور تیار ہوتا ہے۔ وہ دن قریب ہیں اور جلد آنے والے

ہیں کہ جب خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمایت میں اور حمیت میں عجیب کام کر کے دکھائے گا اور دنیا دیکھے گی کہ سچ کس کا سچ ہے اور دین کس کا دین ہے اور کون ہے جو خدا پر افترا کرنے والا اور خدا کا دشمن اور خدا کے دین اور خدا کے رسول کا دشمن اور ان پر افترا کرنے والا ہے۔

آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پر اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ اس میں نصیحت بھی ہے اور انتباہ بھی ہے اور بڑی پر حکمت ایک تمثیل کے ذریعے اس معاملے کو خوب کھول دیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندہ مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے اور ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے اور خدا تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چن لیا تھا۔ عنایت حق نے انہیں قوت دی اور دوسروں کو نہیں دی اور ان کا سینہ کھول دیا اور دوسروں کا نہیں کھولا۔ سو جنہوں نے لے لیا انہیں اور بھی دیا جائیگا اور ان کی بڑھتی ہوگی مگر جنہوں نے نہیں لیا ان سے وہ بھی لیا جائے گا جو ان کے پاس پہلے تھا۔ بہتیرے راست بازوں نے آرزو کی کہ اس زمانے کو دیکھیں مگر دیکھ نہ سکے مگر افسوس کہ ان لوگوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا۔ ان کی حالت کو میں کس قوم کی حالت سے تشبیہ دوں۔ ان کی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدے کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون؟ اور تا ان تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو ان میں واقع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ وہ حاکم عین اس وقت میں جبکہ اس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا اور اپنا حکم ہونا ان پر ظاہر کر دیا لیکن وہ اسکے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے۔ تب اس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں سے ہی

خاص ہوتے ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور اسے قبول نہ کیا اور اس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا اور اس کا حکم ہونا اپنے لئے قبول نہ کیا بلکہ اس کو پکڑ کر بے عزت کیا اور اس کے منہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کیلئے دوڑے اور بہت سی تحقیر و تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اس کو جھٹلایا۔ تب وہ ان کے ہاتھ سے وہ تمام آزار اٹھا کر جو اس کے حق میں مقدر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا اور وہ لوگ جنہوں نے اس کا ایسا برا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے اور جہالت کی راہ سے اسی خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا جس کی انتظاری ہمیں کرنی چاہئے۔ سو وہ سارا دن اس شخص کی انتظار کئے گئے اور اٹھ اٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا۔ یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا اور کوئی نہ آیا۔ آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں۔ سو انہوں نے آتے ہی ان شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتھکڑی لگا دی اور عدالت شاہی کی طرف بجرم عدول حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا۔ جہاں سے انہیں سزائیں مل گئیں۔ جنکے وہ سزاوار تھے۔

سو میں سچ سچ کہتا ہوں یہی حال اس زمانے کے جفا کار منکروں کا ہوگا ہر ایک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ:۱۹۱۔۱۹۰)